منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | تورات بلا توریہ انجیل بتجیل | گویا بصفت دسیرت ہر در محمدؐ

نمبر ۱۸ | مطبوعہ ۲۵ دین جمادی الآخر ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار ہمہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب نیوی چھپتا ہی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر مہتمم کے نام آنی چاہئے

مثنوی

مہتوجب حمد وہ خدا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہی خدا ہے احد ہے — سلطان قلمرو ابد ہے
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اتھارہ ہزار عالم اوس کے
قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز بین رکھی ہے
افعال حکیم لایزالی — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
کیا لکھوں ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہے عارفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب ارقام — توفیق محمدی رکھا نام

ای صل علی رسول امجد — سرور پیمبران محمدؐ
جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہے — خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیان ہے — وہ علت غائی جہان ہے
ای خامہ عیش لکھہ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہہ رشک گلزار — نظروں سے گرے جہان کے اغیار
جو فضل و شرف اسے بجا ہے — ہمنام جناب مصطفا ہے
نور رخ دلپذیر اسلام — ماحی ملل ظہیر اسلام
ق
شمس الضحا آسمان پر — ہے پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہے بعقب زار و ناشاد — منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کو الغل — بے شبہ ہی افسر صحایف
عمدہ خبرین نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک در مکنون
سال دو مہ و روز و شب الٹی — ہوا سکو بہت بڑی ترقی

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک پرچون کو ۰ر ہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر بین پرچے انکے نام پر روانہ کئے جائینگے

قبول اسلام

علاقہ بیکانیر مین چار ہندو جن مین ایک برہمن تھا اور دوسرا راجپوت مسلمان ہو گئے - منشی الاخبار

بقیہ ظہور اسلام

یہہ امتیاز چھوٹی عقلون کے سمجھانے کے واسطے اللہ صاحب نے ارشاد کیا ہے اگر اب بھی کوئی حضرت عیسیٰ کی الوہیت کا قایل ہو تو وہ بالکل عقل سے بے بہرہ ہے اور بغیر باپ کے جو حضرت عیسیٰ کی پیدایش ہوی اس واسطے اکثر عیسائی دہوکھا گئے اور اس دہوکے مین آکر یہہ خیال کیا کہ تمام جہان تو ماں اور باپ سے پیدا ہوتا ہے اور خلاف عادت جو مسیح پیدا ہوا اس لئے مسیح کو خدا خیال کر لیا حالانکہ آپ سے بڑھکر حضرت آدم کی شہادت موجود تھی جنکا نہ ماں نہ باپ صرف لفظ کن کے کہنے سے پیدا ہوے چنانچہ اس شبہ کی جو عیسائیون کے دل مین گھر کیا ہوا تھا اللہ تعالے اپنے کلام پاک یعنے سورہ آل عمران آیت ۵۸ مین فرماتا ہے - تحقیق مثل عیسیٰ کے اللہ کے نزدیک جیسی تمثیل آدم کی بنایا اسکو مٹی سے پھر کہا اسکو ہو جا وہ ہو گیا - دیکھئے حضرت آدم جو صرف کلمہ کن سے پیدا ہوے انکو تو مرتبہ الوہیت حاصل نہ ہوا اور حضرت مسیح جنکی والدہ موجود تھین گو باپ نہ تھا صرف خدا کی قدرت سے پیدا ہوے کیونکر الوہیت حاصل ہو سکتی ہے یہہ تو محض عیسائیون کی خام خیالی ہے پھر اللہ تعالیٰ صاف صاف سورہ مائدہ آیت ۱۹ مین فرماتا ہے کہ بیشک کافر ہوے جنہون نے کہا اللہ ہے مسیح بیٹا مریم کا تو کہہ پھر کسیکا کچھ چلتا ہے بس اللہ سے اگر وہ کھپا دے مسیح مریم کے بیٹے کو اور اسکی ماں کو اور جتنے لوگ ہین زمین پر سارے اور اللہ کی ہے سلطنت آسمان اور زمین کی اور یہہ آیت شریفہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور مسیح کے عجز پر ایک کامل دلیل ہے - الغرض جب یہہ تعلیم عیسائیون کے گوش گذار ہوی اور مسیح کے الوہیت کا ابطال پورا پورا بیان کیا گیا بلکہ مباہلہ کرنے کے واسطے تیار ہان کی گئین اس وقت منصف مزاج عیسائی صدق دل سے مشرف باسلام ہوے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا نیک بندہ اور رسول ماننے لگے اب عیسائی اور یہودی جو داخل اسلام ہوے وہ کل مومن اخوۃ کے مصداق ہو کر بسبب کونے کے پتھر کے ایک دیوار یعنے بھائی ہو گئے اس لئے حضرت عیسیٰ فرماتے ہین کہ یہہ خداوند سے ہوا - یعنے خدا تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ اس حقیر اور ناچیز قوم یعنے اسمٰعیلون مین سے یہہ کونے کا پتھر پیدا ہو

کے سبب سے تجدی جدی دیواریں یعنے یہود و
نصاریٰ ایک ہوگئین - جب خداوند نے اپنی مرضی
سے یہہ کام کیا تو ہمارے نظرون مین بھی عجیب ہے
پھر حضرت عیسیٰ نے علانی بنی اسرائیل کو کہہ کر
فرمادیا - آیت ۴۳ - اس لئے مین تم سے کہتا ہون
کہ خدا کی بادشاہت تم سے لیجاویگی اور ایک قوم کو
جو اوسکے پھل لاوے دیجاویگی پھلون سے مراد عبادت
الٰہی ہے - اب حضرت عیسیٰ فرماتے ہین کہ ای اسرائیلیو
تم سے خدا کی بادشاہت یعنے ملک کنعان و تخت گاہ
یروشلم جو خداوند کی زمین کہلاتی ہے اس سبب سے
خداوند خاص طور پر اُس ملک کا بادشاہ تھا -

اول سموئیل ۱۲: ۱۲ - ۲ سموئیل ۹: ۳ - ۲ اخبار
۲۵: ۲۳ - ۱ استثنا ۲۳: ۳ - ۲ تواریخ
۷: ۲۰ - زبور ۱۵: ۱ - ۱ یوایل ۲: ۱۸ - و ۳: ۲
ریاہ ۲: ۲۷ و ۱۶: ۱۸ - تم سے لیجاویگی
ایک اور قوم کو دیجاویگی جو وقت معین پر عبادت
الٰہی کرینگے چونکہ وقت معین کا اشارہ آیت ۴۱
مین موجود ہے کیونکہ وہان صاف لکھا ہے باغ
کو اور باغبانون کے سپرد کریگا جو اوسکو پھل انکے
موسمون مین دینگے یعنے وقت معین پر نہ یہہ کہ جب
دل چاہے سو دیکھہ لو وقت معین پر پھل دینے والے
سوائے اہل اسلام کے اور کوئی قوم دنیا مین موجود
نہین کیونکہ اہل اسلام کے ہر عبادت الٰہی کا وقت
مقرر ہے چنانچہ حج وقت پر ہوتا ہے زکوٰۃ کا وقت
مقرر ہے قربانی وقت پر ہوتی ہے نماز کے پانچو وقت
مقرر ہین - الغرض وقت مقررہ پر عبادت کرنیکا حکم صرف
اہل اسلام ہی مین پایا جاتا ہے اور عیسائیون مین
کوئی بھی وقت عبادت کا مقرر نہین جب دل چاہا
گھنٹے بجا کر گرجا کو لیا اور خود انجیل مین بھی وقت مقرر
کی قید نہین چنانچہ متی ۶ باب سے یہہ بات بخوبی
عیان ہے - اگر کوئی عیسائی یون کہے کہ گو ہمارے وقت
عبادت کا مقرر نہین مگر یہود ی تو وقت مقرر پر عبادت
کرتے ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ ہان بیشک یہودی
وقت مقرر پر عبادت کرتے تھے مگر انہین سے حضرت عیسیٰ
نے مخاطب ہوکے فرماتے ہین کہ تم سے باغ لیا جاویگا اور
تمہارے بدلے زباغبانون کو دیا جاویگا جنکی صفت
یہہ ہے کہ وے موسم پر پھل دینگے سو موسم پر پھل
دینے والے اہل اسلام ہین نہ کہ عیسائی - اور پھر حضرت
عیسیٰ فرماتے ہین آیت ۴۴ - اور جو اس پتھر پر
گریگا چور چور ہو جائیگا پر جس پر وہ گرے اُسے پیس
ڈالیگا اب دیکھئے عیان راچہ بیان یہہ تو خاص ہی
تخصیص اہل اسلام کی ہے کیونکہ لشکر جرار اسلامی جسپر
گرا اسکو پیس پیس کر خاکستر کر دیا اور جو اس لشکر جرار
کے مقابل آیا خود پیسا گیا جیسے حضرت موسیٰؑ کے لشکر
جرار کے آگے اقوام دیگر کا حال استثنا باب ۲۰ و ۲۱
سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت مثل موسیٰؑ کے پیغمبر
تھے استثنا ۱۸: ۱۵ و سورہ مزمل انا ارسلنا الیکم
رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا اسلئے
یہہ بشارت مندرجہ متی خاص اسلام کی بابت حضرت
مسیح نے فرمائی تھی اور اسکو تمثیل کے طور پر صاف صاف

بیان کردیا - الراقسم الدیا -

لطیفہ

ہدایت انسانی جو ایک انسان سے دوسرے انسان کو ہوتی ہے اسکے کئے ذریعہ ہین پہلا ذریعہ علم ہے اگر کسی عالم نے غیر مذہب کی کتابین دیکھنی شروع کین اور اپنے خیال کے موافق اس کو حق پایا تو اس مذہب کے طرف وہ عالم رجوع ہو جاتا ہے دوسرا ذریعہ غیر مذہب کے عالم کی صحبت ہے جسکے ذریعہ جاہل آدمی اپنا قدیم مذہب چھوڑ اس عالم کے مذہب کی طرف ہو جاتا ہے - تیسرا ذریعہ ان دونون کے سوائے کوئی نظر نہین آتا ہے - اب التماس عیسائیون کی خدمت مین یہ ہے کہ یہ جو دیہات وغیرہ کے چمار عیسائی ہو جاتے ہین انکو کون سی ہدایت ہوتی ہے آیا اول یا دویم اگر کہو کہ ہدایت اول ہوتی ہے تو یہ بالکل غلط ہے کیونکہ جتنے چمار وغیرہ کے عیسائی ہوئے ہین ایک بھی خواندہ نہین ہوتا پھر انھون نے کیونکر عیسائی مذہب کی کتابین دیکھین اگر کہو کہ ہدایت قسم دویم کی ہوتی ہے تو غلط اس لئے دیہات مین انکو کسی پادری صاحب کی صحبت میسر نہین ہوتی سوائے چند روز کے - الغرض میرے خیال موافق دیہاتی چماروں کا عیسائی ہونا بدون لالچ روپیہ کے اور کوئی ذریعہ نہین جب انکا ایمان لالچ روپیہ کے وسیلہ سے ہوا تو یہ عیسائی بھی نجات حاصل کر سکتے ہین؟ فقط

الراقسم ایکعبدہ

چمن دین محمد پہ نہ آئینگی خزان کبھی حاشا لاکھ مغرب کے سہین صرصر و تند باد اگر

جناب حامی دین اسلام شفیقی محمد شریف صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی دام لطفہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ درخواست چند روز کے قبل عین علالت حضرت والد مولینا و مرشدنا مولوی سید شاہ محمد نظام الدین صاحب نقوی فخری مدظلہ شکوہ فالج ایک پنسالی لفافہ جس مین ایک کاغذ پر دو اعتراض بہ نسبت قرآن مجید مرقوم تھے میرے نام پر آیا اگرچہ وہ کاغذ بسبب معترض کا نام تحریر نہ ہونیکے لایق خطاب و جواب نہ تھا چونکہ اس کاغذ مین قرآن عظیم الشان کے نسبت اعتراض ہے اور عدم جواب سے مخالفین اسلام کو مغلطہ ضعف اسلام و عجز حامیان دین محمد علیہ السلام کا ہوگا اس لئے اون اعتراضات بیجا کا جواب تحریر کرکے ارسال خدمت کرتا ہون کسی گوشہ اخبار مین درج فرما کے مشکور فرماوین

اعتراض اول جب محمد صاحب نے آخری حج کیا اور مرنیکے دن قریب آئے تھے اسوقت آیہ

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنے آجکے دن مین نے تمہارا دین کامل کردیا اور تمام کی تم پر نعمت اپنی اور راضی ہوا تمہارے اسلام سے - نازل ہوی - اس آیت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا محمد صاحب سے اگلے راضی نہ تھا بلکہ اب راضی ہوا پس ہزارہا اہل اسلام جو یہہ آیت اترنیکے پہلے نیک کام کرکے یا تو مرگئے یا مارے گئے تھے خدا راضی نہین تھا اور وے سب کافر مرگئے -

جواب تف بروے فلک بروی خود ہست ٭

مین سخت حیرانی وتعجب مین ہون کہ کیون یہہ لوگ بلا سوچے قرآن مجید پر اعتراض کرکے نفوس اہل اسلام کو چیرتے اور اون سے اپنے پوشیدہ عیوب کو ظاہر کراتے ہین - جب وہی لوگ اظہار عیوب دین خود پر مصر ہین تو ہم بھی جواب وہی سے کب رُکتے ہین -

اس اعتراض کا جواب یہہ ہے کہ جو لوگ قبل نزول آیہ کریمہ انتقال فرمائے اور بدست کفار شہید ہوے وے اسی قدر دین پر تھے جو اون کے حیات مین حضرت محمد علیہ السلام پر نازل ہوا تھا وے انھین احکام کے عمل و ترک سے مسئول ہونگے نہ اس سے زاید کے - بعد نزول آیت شریف احکام دین کامل ہوے اب جو لوگ بعد اسکے تا قیامت مسلمان ہین اُنسے تمام احکام دین کے ترک عمل سے پرسش ہوگی اور آیہ رضیت لکم الاسلام دینا یہہ معنے ہین کہ پسند کیا ہمنے تمہارے لئے اسلام کو دین - پس جسقدر مسلمان خواہ ماقبل کے یا مابعد کے ہین سبھی اس بشارت مین شامل ہین اور یہ جملہ تحت الیوم داخل ہے اس سے یہہ مراد ہے کہ دین اسلام جو آجکل کامل ہوا ہمنے تمہارے لئے پسند کیا ہے اس دین پر تا قیامت عمل کرو - جو لوگ کہ اول اس آیت کے نزول کے مر گئے تھے انکے واسطے وہی اسلام کافی ووافی تھا - زبور (۱۹) فقرہ (۷) مین حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہین کہ خدا کی توریت کامل ہے اور پھر عیسی علیہ السلام مین کہتے ہین کہ توریت کو پورا کرنے آیا ہون دیکھو انجیل متی (۵) باب (۱۷) فقرہ اس مین عیسوی لوگ یہی کہینگے کہ توریت جب بھی کامل تھی اور انجیل کے بعد بھی کامل ہی تو اُس آیت کلام حمید کے بہ نسبت یہی سمجھ لینا چاہئے تھا - سمجھے تو اس آیت کا مطلب معترض صاحب کے فہم موافق سمجھا دیا ہے مگر معترض صاحب سے ہم امید رکھتے ہین کہ ہمکو ان دو آیات مندرجہ ذیل انجیل کا مطلب تو سمجھا دین جو حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو مجھ سے آگے آئے ہین وہ سب چور و بٹ مار ہین چنانچہ انجیل یوحنا باب (۱۰) فقرہ (۸) مین ہے (سب جتنے مجھ سے آگے آئے چور اور بٹ مار ہین پر بھیڑون نے انکی نہ سنی) اور پھر حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا جو آسمان کی بادشاہت مین چھوٹا ہے اوس سے بڑا ہے چنانچہ انجیل متی باب (۱۱) فقرہ (۱۱) مین ہے (مین تم سے سچ کہتا ہون کہ انمین سے جو عورتون سے پیدا ہوے یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا ظاہر نہین ہوا لیکن جو آسمان کی بادشاہت مین چھوٹا ہے سو اُس سے بڑا ہے) اس سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام کی یہ ہے کہ اولی اولی لوگ جیسے چار کولی مالی بھی جب عیسائی ہو جائین تو اگلے سب نبیون سے درجہ مین بڑے ہین - اس سے یہہ ثابت ہوا کہ سب انبیا علیہم السلام کا درجہ ان کولی چارون وغیرہ کے روبرو ایک ادنی اُنکے برابر بھی نہ تھا پس جو عیسائی ایمان مین چھوٹا ہے وہ سب نبیون سے بڑا ہے پھر جو عیسائی ایمان مین بڑا ہے اسکا کہیکو پوچھنا کہ وہ تو نعوذ باللہ خدا سے بھی بڑا ہے - الحاصل اب معترض صاحب انصاف سے فرماوین کہ سب انبیاے سلف اپنے ایمان مین کامل تھے یا یہ چار کولی مالی وغیرہ جو عیسائی ہو گئے کامل ہین -

ع چرا عاقل کند کاری کہ باز آید پشیمانی من حفر بیر الاخیہ
لقد وقع فیہ -

اعتراض دوم قرآن مین ہے سارعوا الی مغفرۃ
من ربکم یعنے جلدی کرو تم نجات کے طرف اپنے خدا سے
اور محمد صاحب کہتے ہین العجلۃ من الشیطان والتانی من
الرحمن یعنے جلدی شیطان کے طرف سے ہی اور سستی
خدا کے طرف سے دیکھو قرآن و حدیث مین اتنا اختلاف ہی

جواب قبل تحریر اعتراض اگر معترض صاحب کسی
طالب العلم دین اسلام سے اس حدیث کی صحت و عدم
صحت دریافت کر لیتے یا کسی کتاب لغت سے تحقیق معانی
عجلت و سرعت و تانی کر لیتے تو پھر ایسا اعتراض نہ کرتے
جانا چاہئے کہ اول یہہ حدیث غریب ہے اور اس حدیث
کا ایک راوی عبد الہیمن بن عباس متکلم فیہ ہے چنانچہ امام
ترمذی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہذا حدیث غریب وقد
تکلم بعض اہل الحدیث فی عبد الہیمن بن عباس الراوی
من قبل حفظہ یعنے یہ حدیث غریب ہے اور مقرر کلام کیا ہے
بعض محدثین نے حق مین عبد الہیمن بن عباس راوی
اس حدیث کے دوسرا یہہ کہ سرعت و عجلت مین جرا
فراق ہے غیاث اللغات مین ہے سرعت شتاب کردن
بکارے در اول وقت و آن محمود است و عجلت شتاب
کردن پیش از وقت و آن مذموم است یعنے سرعت جلدی
کرنا اسلئے کسی کام کے اور وہ محمود یعنے نیک ہے اور عجلت
جلدی کرنا آگے وقت سے اور وہ مذموم یعنے برا ہے -
اور معنے تانی کے سستی کے نہین ہین جیسا کہ معترض صاحب
نے کہا ہے بلکہ معنے تانی کے دیری اور انتظار کرنے کے
ہین چنانچہ غیاث اللغات مین ہے تانی ماخوذ است از
اِنا بکسر اول بمعنی درنگ و دیر یعنے تانی ماخوذ ہی
اِنا سے ساتھ کسر اول کے معنے درنگ اور دیر کے اور
منتہی الارب مین تانی کے معنے درنگ کردن و انتظار
نمودن کے ہین - جب یہہ سب معلوم ہو گیا تو اب جانئے
کہ آیت مین جو تخصیص سرعت کی مغفرت کے ساتھ
ہوی اسلئے ہے کہ مغفرت امر محمود ہے اور سرعت
چاہئے تو افعال محمودہ ہی مین چاہئے نہ افعال مذمومہ
مین اور جو حدیث مین عجلت کی تخصیص شیطان کے ساتھ
ہوی اسلئے تھی کہ عجلت فعل مذموم ہے اور ہر فعل مذموم
جو انسان سے وقوع مین آتا ہے وہ باغوای شیطان
لعین ہے تو اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
نے عجلت کے ساتھ کسی کام کا ذکر فرما کے مطلق اسکی
نسبت شیطان طرف کر دی یہان سے معترض صاحب
کے اعتراض و جعلسازی کی پوری قلعی کھل گئی -
اب مین معترض صاحب و دیگر حامیان دین عیسوی سے
بصد آرزو التماس کرتا ہون کہ وے میرے اعتراض
مندرجہ ذیل کو بغور و انصاف ملاحظہ فرما کے جواب
باصواب سے جو موافق قرین عقل و نقل ہو مشکور فرماوین
والا پھر دعوای حقانیت دین عیسوی سے باز رہین
وہ اعتراض یہہ ہے - **متی** ملہم ہے یا مورخ اگر ملہم
ہے تو نسب نامہ مسیح مین اس سے کتنے ایک غلطیان
صادر ہوے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ شخص صاحب
الہام نہ تھا پہلی غلطی یہہ کہ متی باب اول فقرہ اول
مین ہے یسوع مسیح بن داؤد ابن ابراہیم -

پس یہہ عبارت نسب نامہ کی پانچ وجہون سے
بالکل غلط ہے **وجہ اول** یہہ کہ عیسائیون کا
عقیدہ حضرت عیسٰی کے حق مین یہہ ہے کہ وہ ابن اللہ ہی
یعنے عیسٰی اللہ کا بیٹا اور متی کہتا ہے کہ حضرت عیسٰی
داؤد کا بیٹا ہے تو اب یہ کہیے کہ عیسٰی ابن اللہ ہونے
کا دعوٰی درست ہی یا دعوی متی جو عیسٰی کو ابن داؤد
لکھا صحیح ہے اگر مین ہر دو دعون کو تسلیم ہی کرلون
تو دونون مین تعارض واقع ہوتا ہے اور تعارض وہ
چیز ہے جو رد کرتا ہے دو باتون مین سے ایک بات کو
جیسا کہ مسطور کتب و صول ہے - پس اس سے یہہ ثابت
ہوتا ہے کہ یا تو عیسائیون نے خداوند عالم کو زن و
فرزند کی تہمت لگائی ہے یا متی نے یہہ بات جھوٹی
جمائی ہے جو حضرت عیسٰی کو ابن داؤد ابن ابراہیم لکھا ہے
ہم اہل اسلام کا یہہ عقیدہ ہے کہ بحکم آیہ لانفرق بین
احد من رسلہ ہم کسی رسول و نبی مین فرق نہین کرتے
اور نہ اُن پر کسی طرح کا عیب لگاتے ہین لیکن اگر
کوئی معترض یہہ اعتراض کرے کہ دو باپ کا بیٹا کون
ہوتا ہے اور لوگ اسکا کیا نام رکھتے اور اوسکے والدہ
کو کیا تصور کرتے ہین ؟ کیا جواب دین اگرچہ ہم انشاء اللہ
ہمارے اعتقاد موافق جواب تو دینگے اور معترض کے
اعتراض رفع کرینگے مگر جب وہ ہم سے بقواعد عیسویہ
طالب جواب ہو تو ہمکو کوئی جواب اسوقت نہین سوجھتا
اسلئے مین کہتا ہون کہ معترض صاحب یا دیگر
مدعیان دین عیسوی کوئی جواب معقول اس اعتراض
کا دین یا اپنے عقیدہ باطلہ سے توبہ کرین اور متی

کو غیر ملہم جانین **وجہ دوم** یہہ کہ بموجب عقیدہ قائلین
تثلیث نسب نامہ مسیح کا یون ہونا چاہیے تھا (یسوع
مسیح ابن اللہ کا نسب نامہ) بخلاف اسکے یسوع مسیح بن
داؤد بن ابراہیم لکھنا جیسا کہ متی سے وقوع مین آیا ہے
دو حال سے خالی نہین یا تو متی نے جھوٹ کہا یا اس وقت
تحریر نسب نامہ عیسٰی کا ابن اللہ ہونا فراموش کیا -
وجہ سوم یہہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام باتفاق
نصاریٰ و اہل اسلام داؤد کے نطفہ سے پیدا نہین
ہوے جو اونکو داؤد کا بیٹا کہا جاوے -
وجہ چہارم یہہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام یوسف
نجار کے نطفہ سے بھی نہین پیدا ہوے جو اونکو ابن داؤد
کہنا صحیح ہوتا اور متی کا عیسٰی ابن داؤد لکھنا درست
پڑتا حضرت عیسٰی تو داؤد کے بیٹے ہونے سے ہر چند
انکار فرماوین اور متی آپکو زبردستی سے داؤد کا بیٹا
بناوین - انکار حضرت عیسٰی کا داؤد کے بیٹے ہونے
سے انجیل کے متعدد مقامون مین مذکور ہے دیکھو
انجیل متی باب (۲۲) فقرہ (۴۵) اور مرقس باب
(۱۲) فقرہ (۳۵) اور لوقا باب (۲۰) فقرہ (۴۴)
ان متعدد فقرون سے انکار حضرت عیسٰی کا داؤد
کے بیٹے ہونے سے بخوبی ثابت ہو چکا جس انکار کو
خود متی اپنے انجیل کے باب (۲۲) فقرہ (۴۵) مین
تحریر کیے ہین اب ناظرین انجیل عیسٰی کو سچا جانین
یا متی کو اور کونسے قول متی پر اعتماد کرین کہ ایک
جای عیسٰی کو داؤد کا بیٹا بناتے ہین اور دوسری مین
خود عیسٰی سے اسکا انکار بتلاتے ہین -

وجہ پنجم یہہ کہ شاید کوئی یہہ کہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ بی بی
مریم سے صاحب زادے ہین اور حضرت مریم داؤد کے نسل
سے ہے اس لئے حضرت عیسیٰ کو داؤد کا بیٹا کہا گیا تو
مین کہتا ہون کہ یہہ بھی دو وجہ سے بالکل غلط ہے -
اول یہ کہ مرد کا نسب نامہ عورت کے طرف سے
شروع کرنا کہین دیکھا نہین گیا اور کوئی دین وملت
مین اسکا رواج نہین پایا مگر یہہ جناب متی کی اصطلاح ہے
جو بالکل خلاف قیاس ارباب عقول ہے -
دوسرا یہہ کہ حضرت علیہ السلام نے حضرت مریم کا
اپنی والدہ ہونے سے انکار کیا ہے چنانچہ انجیل متی
باب (۱۲) فقرہ (۴۸) اور مرقس باب (۳) فقرہ
(۳۳) اور لوقا باب (۸) فقرہ (۱۹) مین یہہ
انکار موجود ہے من شاء فلیرجع الیہ -
مجھے جناب معترض صاحب اور دیگر علماء وفضلاء دین
عیسوی سے امید قوی ہے کہ اس میرے اعتراض والزام
سخت کو جسکا دفعیہ میرے دانست مین قیامت تک
دشوار ہے بدلایل وبراہین دفع فرما دینگے ۵
این مراتب کہ دیدۂ جزویست +
کار کلی ہنوز در قدرست +
حررہ المسکین المفتقر الی اللہ العلی
السید محمد فخر الدین النقوی الغزنی المیلانوری
غفر اللہ لہ بلطفہ الخفی والجلی
مرقوم ۱۲ جمادی الآخر سنہ ۱۳ ہجری

شہادت اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حمد جناب باری جو حق ہے ہرگز ممکن نہین کہ انسان
ضعیف البنیان بیان کر سکے الا بانقدر کہ اوسی ذات
حق نے کہ کریم وہ رحیم ہی خود سکھلا دیا ہے یعنے -
بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین کہے اور دل
جان اسی نام پاک پر فدا کرتا ہے کہ ابتدائے آفرینش زمانہ
سے جسکا ذکر توریت وانجیل وزبور وفرقان ودیگر صحف
انبیا علیہم السلام مین بھرا ہوا ہے وانکو اسی نام سے تبلیغین کرتے رہے
ہین + صلوٰۃ وسلام بانہایت اوس ستودہ صفات پر
کہ نام نامی جسکا محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور اسم بامسمی ہی
اور ذکر اسکا بحکم - ورفعنا لک ذکرک شروع کائنات
سے جناب احدیت نے کتب سابقہ مین بشرح وبسط ذکر
کیا ہے - کہین بہ ماد ماد اور کہین بہ فارقلیط اور کہین
بہ روح صدق اور کہین بہ خداوند روشن اور کہین بہ
نور روشن اور کہین بہ بادشاہ جہان انشاء اللہ یہہ سب
تعریفین اوسی محمود عالم کے اپنے اپنے موقعہ پر بقید
آیات وابواب کتب آوینگے ہر بشر پر واجب بلکہ
فرض ہے کہ محبت قلبی اوس حبیب ازلی اور اشرف انبیا سے
رکھے اور بحکم - ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا
ایہا الذین آمنو صلو علیہ الی آخرہ صلوات وسلام
پر اکتفا کرے کہ اس سے زیادہ نہین کر سکتا ہے - محبت
دلی ودرود وسلام اوس اظہار وازواج مطہرات و
صحابہ کبار پر بھی اوسی طرح سے رکھے اور ورد جان کرے
صحابہ کبار نے احکام توریت وانجیل وفرقان کو کلیت پر
پہونچایا اور دین اسلام کو بحکم انجیل شایع کیا اور انتظام

بحسب وعدہ حضرت مسیح علیہ السلام لبہا اور مخالفین کو
ملزم ٹھہرایا اور آج تک تابعین اونکے قہر اتے جاتے ہین
اور چونکہ معاملہ حق ہے کبھی مغلوب نہین ہوتے ہمیشہ غالب
ہی رہتے ہین حالانکہ حسب وعدہ جد امجد آن حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام دست مخالف ہمیشہ ضد مین ہے - اب کمترین
خلایق حقیر سراپا تقصیر خاطی عاصی مستمدی رحمت ملتجی
شفاعت عبداللہ مرزا مغل بیگ مقیم حال بہندارہ ناگپور
مغفرت کرے اللہ پاک برزا اوسکے اور اوس کے والدین کی
اور کل خوان مومنین اور اخواۃ مومنان کی اور ذریعہ
کرے اس رسالہ کو نجات اوسکی کا - عرض کرتا ہے کہ بہت
سے رسالے بحث اثبات دین مین مخالف نصارا کے بزرگان
دین وحامیان شرع مبین - خصوصًا مولانا محمد ثناء اللہ
صاحب پانی پتی وجناب مولوی رحمۃ اللہ صاحب کیرانوی
اور فی زمانہ جناب مولانا مولوی سید ناصر الدین محمد ابو النصر
صاحب مرہوی امام فن مناظرہ اور جناب مولانا مرزا احمد
صاحب جالندہری اور جناب مولوی مرزا سلطان احمد صاحب
رئیس قادیان ضلع گورداسپور وغیرہ وغیرہ نے لکھا
اور ایسے اچھے اچھے جواب دئے کہ یقینًا مخالفین نے بھی
قبول کیا ہوگا اللہ پاک اجر کریم عطا کرے ان بزرگون
کو اور سعی اونکی مشکور فرماوے دارین مین - اس خادم
کو زمانہ دراز سے شوق اس امر کا تھا کہ ایک رسالہ باثبوت
ثبوت وشہادت اسلام خاص بحوالہ توریت وانجیل
بزبان انگریزی لکھا جاوے اور ثبوت اوسکا قرآن وحدیث
سے بالکل نہووے اور بحث عقلی ونقلی سے معرا رہے کیونکہ
مکتوبات اردو سے تو عیسائیان ہندوستانی کا خاطر خواہ

فیصلہ ہوگیا اور حق بخوبی اون کے دلون مین جاگزین ہوگیا
کو بلا حصول معاونت ازلی راہ راست پر آوے اور وہ نہ آوین
مگر کرسچینان خاص ولایت بالکل بے علم اور کورے ہین
اور زعم اونکا دور از حق کہ مذہب محمدی ناحق اور علماے
دین محمدی گمراہ بے دلیل ہین - اور چند علماے نصارا یورپ نے
جو وقایئو عمری حضرت رسالت مآب لکھا اور ترجمہ کلام اللہ
شریف کا کیا تو بہت سے طعن والزام ناجایز اور تہمت
لایعنی اس دین پاک پر اور اوس باعث تکوین پر لگایا
ہے اور خود لشۂ خودی مین اور مظلم بے پایان مین غرق آب
ہین اور نسخہ جات اردو خاطر مین نہین لاتے تو تحریر
انگلیشہ سے اونکو حق معلوم ہو اور تشفی کامل ہوجاوے
نظر بران بتوکل واستعانت اللہ غالب وکفی باللہ
وکیلا رسالہ انگریزی لکھا اور پھر شوق ہوا کہ ترجمہ اسکا
بزبان اردو ہووے چنانچہ رسالہ ہذا کا لکھنا شروع کیا -
السعی منی واتمام من اللہ انشاء اللہ المستعان - بعد
اختتام وتصحیح ہر دو رسالے برائے طبع مطبع نامی منشور محمدی
بنگلور مین بخدمت محمد شریف صاحب ابلاغ کیجاوے گے
اور بعد الطباع ملاحظہ عالی ناظرین باوقار پیش کئے
جاوینگے واللہ معاون علی کل حال امید کہ دعائے مغفرت
سے خادم کو فراموش نفرماوین فقط -

مقام بہندارہ ناگپور - یکم محرم الحرام ۱۳۰۲ ہجری قدسی
پوشیدہ نرہے کہ یہہ رسالہ مخاطب ایک دوست نصارا
کے ہے اور یہہ بیسرای خط مکتوب ہوا - مضمون مذکورہ
بالا دیباچہ اولی اصل کتاب انگریزی مین نہین ہے -
دیباچہ ثانی بنام جمیع برادران اسلام ونصارا دسان

حالیکہ وہ برحق ہون تحریر کیا گیا - عبداللہ مرزا مغل

از عبارت انگریزی
بخدمت ناظرین باوقار

برادران حق پسند السلام علیکم وعلی من اتبع الہدا
افضال ایزد متعال ورحمت حق برشما باد - کمترین خلایق
مرزا مغل بیگ باادب عرض پرداز خدمات عالی بایں
مدعا ہے کہ یہہ چند اوراق مشتمل برکلام حضرت ذوالجلال
رب لایزال بحکم وانزل التوراۃ والانجیل من قبل ہدیً
للناس وانزل الفرقان - آل عمران - وآتینا موسی الکتاب
وجعلناہ ہدی لبنی اسرائیل الا تتخذوا من دونی وکیلاً
بنی اسرائیل لا نصدقوہ ولا نکذبوہ مشکواۃ - بخلوص
دل وبحسن عقیدت وبصدق ارادت برائے سعادت دارین
اپنے برادران مسیحی کے لکھا کہ معاً ازلی ربانیہ بآن مقدار
کہ ذہن ناقص میرے مین آئے اور حسن ارادت میرے نے
مجھکو سکھلایا ظاہر ہوجاوے - واضح ہو کہ ہر مذہب مختلفہ
مین ہر ایک آدمی بقول وما علینا الا البلاغ -
اپنی خدمت سمجھتا ہے کہ حمد وتوحید ومراحم وادامر و
نواہی ربانیہ منادی کی جاوے اور حمد وجلال لایقہ جناب
احدیت لایزال کیونکہ جسکو زوال ہے وہ لایق جلال نہین
کسی دوسرے کو نہ دیا جاوے اور جناب باری خود بھی ایسا ہی
فرماتا ہے کتاب یشیعا باب ۴۲ آیت ۸ -
واضح ہو کہ علم انگریزی جیسا کہ چاہئے مجھکو نہین آتا
کیونکہ مین ساکنین ہند سے ہون چونکہ میرے اس رسالہ
الحکیمیہ کو ایک آشنای برطانیہ نے بنظر تصحیح مطالعہ کیا
ہے مین اوسکا تہ دل سے مشکور ہون ومنشاے دلی

وخواہش قلبی میری تحریر ہذا سے یہہ ہے کہ رحمتہ الہیہ
ومغفرت غفاریہ جس طرح سے ممکن ہو حاصل ہو اور
جو امر حق ہو ظاہر ہو بین خواہ اسلام مین ہون یا نصرانی
ہون یا جو میش ہون صداقت حق ورحمت رب رحیم
ومغفرت غفار کریم حاصل ہونا ضروری امر ہے - اور
عفو سے جرایم ونجات از جہنم داد خال در مملکت مالک السلام
حصول مدعا وثمرات آفرینش ہین اور اگر یہہ وصول
نہون تو بہایم صحرای ہزارہا درجہ ہم لوگون سے بہتر ہین
مین ناظرین عالی طبع سے مستدعی انصاف ہون کہ
اطمینان دل سے بسہولیت تمام وبلا طرفداری وخصومت
دماغ خوب غور فرماوین اور صداقت حق جہان ہو
نکال لاوین - کیونکہ ضد وشرم ومشیخت دنیاوی چند
روزہ ہے اور سرخ روئی یا ذلت جو آیندہ آنیوالی
ہے وہ ہمیشہ کو ہے اور یہہ امر تو بدیہی ہے کہ ہم لوگ
مرنیوالے ہین - بمین جناب باری سے دعا کرتا ہون
کہ وہ مدد کرے میری اور ہدایت کرے مجھکو اچھی ہدایت
جس سے کہ وہ راضی ہے اور خوش - اور مدد کرے وہ میری
تحریر مین کہ کلمات سقیم ونا ملایم قلم میری سے نہ نکلین
بلکہ مجھکو خلق ونرمی وخوش کلامی وبردباری عطا کرے
کہ جس سے کلام مین میرے محبت پیدا ہو اور ناظرین
کو منصف بناوے کہ وہ خود انصاف کرین - زمانہ دراز
سے خواہش میری تھی کہ یہہ رسالہ لکھا جاوے مگر جبکہ
مین خدمات گورنمنٹ پر مامور تھا تو کثرت کار وجوابدہی
کار مفوضہ اسقدر تھی کہ ایک ساعت دماغ میرا خالی از فکر
نہین رہتا تھا - خدمت میری ماتحت بنگال گورنمنٹ

محکمہ میڈیکل ڈپارٹمنٹ بعہدہ ڈاکٹری کے تحت تعلیم پایا
مین نے مدرسہ عالیہ کالکتہ مین امتحان پاس کیا
مین نے اور ڈپلومہ حاصل ہوا مجھکو ۱۸۳۲ عیسوی
مین - تیس سال خدمت سرکاری پر سرفراز رہا
اور پنشن لیا مین نے ۱۸۶۲ عیسوی مین اور سرکار سے
ایک تمغہ بصلہ کار مفوضہ میرے کے مجھکو عنایت ہوا
اور اسناد بکثرت حکام بالا سے تحسین اومین سے چار
قطعہ رسالہ انگریزی مین قلم بند کی گئین یہان بعینہ درج
خیال کرکے قلم انداز کیا - یہہ رسالہ مسمی شہادت
اسلام اول لکھا گیا انگریزی مین ترجمہ کیا گیا اسکا
اردو مین ۔ ہر دو رسالہ مجلد بہ ایک جلد کئے گئے
اللہ کرے یہہ مقبول عام ہون فقط +
ارادہ میرا یا جو کچھ کہ مین نے کہا مطلقاً اس بنیاد پر
نہین ہے کہ حملہ آور ہون مین کتب مقدسہ بیبل پر یا
تردید کردن مین کل یا کوئی حصہ اوسکے کی بلکہ میری نیت
یہہ ہے کہ اوسکا ثبوت اور اوسکی تصدیقین اور اوسکی
تصدیق اور اوسکی عظمت بیان کی جاوے کیونکہ آیات
کلام اللہ شریف واقوال محمد لطیف مزینہ بالا اوسکی
عظمت وشان کے واسطے کافی وشاہد ہین - تحریر میری
مخالفت مین بیبل مقدس کے نہین ہے - ہان مخالفت
مین اون لوگون کے ہے جو اوسکو پڑہتے ہین اور اوسکی
تعمیل نہین کرتے یعنے پیشین گویان لاحق محمد دیکھتے
ہین اور اوس سے انکار کرتے ہین - ثبوت اوس کا
انشاء اللہ تعالی مقام مناسب پر معلوم ہو جاویگا -
اسوقت جو فہم وادراک جناب باری نے مجھکو عطا کیا ہے
اوس سے مین سمجھتا ہون اور ایمان رکھتا ہون کہ مذہب
اسلام آج کے روز دنیا مین تمام ادیان غیر پر مقدم ومسلم
الثبوت ہے کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ بیبل مقدس خود ہی
اسکے ثبوت مین شہادت عظیم دے رہی ہے اور حضرت مسیح
علیہ السلام نے بھی بذات خود خوشخبری اوسکی بذریعہ
فارقلیط کے دیا ہے ثبوت یا عدم ثبوت اوسکا اتفاق اللہ
اپنے موضع پر اچھی طرح سے ظاہر ہو جاویگا - اور
باین ہمہ اگر قیاس میرا غلطی پر ہو اور مین خطا پر ہون
تو جو کوئی بزرگان حق شناس سے مجھکو سمجھا دیوے اور میرا
اطمینان ہو جاوے اور ہادی مطلق مجھکو ہدایت کریم
عطا کرے اور مین گمان کردن کہ مذہب احمدی مذہب
سماویہ اور برسر حق ہنین اوسوقت مذہب حق حضرت
مسیح علیہ السلام کا کہ آسمانی اور اوپر حق کے ہے -
اور اوسکو مین پیشتر سے جانتا ہون بآسانی وبخوشی
قبول کرلونگا - ابتدا مین حضرت پولوس اونکو ساول
بھی کہتے ہین یہہ حضرت مخالفت مین حضرت مسیح
علیہ السلام کے ہمیشہ برسر مخاصمت رہا کرتے تھے - اور
قوانین موسوی کے بڑے پابند تھے اور بسبب اپنی
لیاقت اور فہم رسا کے کلیسائے مسیحی سے مناظرہ کیا کرتے
تھے - اول تیموتی باب آیت ۱۳ - اور جبکہ شہید
استیفن سنگسار کیا گیا اوسوقت ساول کچھ فقط اسکے
قتل کا ہی حکم دینے والے نہ تھے بلکہ یہہ وہان کھڑے
تھے اور جو لوگ قاتل تھے اون کے کپڑون کی حفاظت کرتے
تھے - اعمال باب ۸ آیات ۵۸ / ۵۹ / وقوع اوسکا تقریباً ۳۳
سال بعد حضرت مسیح کے ہوا - بعد موت استیفن جبکہ

حضرت ساول پیچ مخاصمہ و مجادلہ عیسایون کے بہمہ تن
مصروف و سرگرم تھے اوسوقت جو لوگ حضرت مسیح علیہ السلام
پر ایمان لائے تھے اون کے ساتھ یہہ نہایت ظلم کرتے۔
گلاتیان باب آیت ۱۳ ۔ اعمال باب ۲۶ ۔ آیتہ ۱۱ ۔
یہہ داخل ہوتے اون کے مکانون مین اور زبردستی
اون کے مردون کو اور اون کے عورتون کو کشان کشان
نکالکر قید خانہ مین بھیجتے ۔ اعمال باب ۸ آیتہ ۳ ۔
ساینا گاگ یعنے بعد جہودیہ ۔ یہہ وہان کھڑے ہوکر جو
لوگ کہ ایمان لاتے تھے حضرت مسیح پر اونکو مارتے اور مجبور
کرتے کہ وہ لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کے ناکی پر ایمان
بیان کرین ۔ مگر جبکہ اونکو ہدایت ہوی اور اللہ پاک
اونکو راستہ دکہلایا کیسے اچھے ہوگئے یہان تک کہ
شامل ہوے حضرت مسیح کے حواریون مین اور یار لوگون نے
تو قبایل کا نبی بھی اونکو بنا دیا اور آپکو سراج بھی حاصل
ہوی اور مشاہدات عجایب و غرایب بھی حاصل ہوے
چنانچہ حضرت پولوس خود ہی فرماتے ہین کہ بیان وہان
کا غیر ممکن ہے ۔ اسیطرح سے مین بھی دعا مانگتا ہون
اللہ پاک سے کہ وہ مجھکو بھی اچھی راہ بتادے اگر ہون
مین غلطی پر ۔ اب مقالہ ۱ بہ نتایج مذکورہ
بالا مین ناظرین سے عرض کرتا ہون کہ بعد مطالعہ تحریر
میرے کے آشفتہ و پریشان خاطر نہون اور نہ کتاب میرے
کو ایک طرف پھینک دیوین اور کہین کہ یہہ کیا مکروہ
کلام ہے اور خوب نہین محرر اسکا ایک متعصب محمدن یا
شریر آدمی ہے علانیہ مذہب عیسوی کو گالیان دیتا ہے
نہین میرے پیارو دست یہہ باتین نہین ہے ۔ مین نے
ہرگز ایسا گمان نہین کیا ۔ آپ براہ مہربانی اس کتاب کا
مطالعہ بہت ہوشیاری اور خوب غور و تعمق اور دلسوزی
دلی سے کرین ۔ پھر آپکو جو کچہہ کہ خطا معلوم ہو اول بنظر انصاف
دیکہین اگر حقیقت مین غلطی یا خطا ہو تو اوسکی تردید
کرین اور تردید کرین اوسکی بوجہہ معقول قابل قبولیت
ہر خاص و عام اور ثبوت اوسکا دیوین بدلیل قوی اور
حین سکا نہ صفائی دل و شیرین کلامی مدنظر رہے کہ مجھکو
مجبور ہوکر قول آپکا قبول کرنا پڑے بوجہہ دلیل قوی
آپکے اور اسیوجہ سے مین نے کریتی سیزم یعنے طلب تردید
کی دعوت کیا ہے ۔ مگر آپ سے مین عرض کرتا ہون کہ آپ
لکہین جواب اسکا نصف صفحہ پر محاذی مین میری تحریر
کے یعنے نصف صفحہ پر بائین طرف تحریر میری ہو اور نصف
داہنے طرف جواب اپکا اس شکل سے صاحبان منصف
مزاج حق پسند باریک بین ہر دو تحریر کا ملاحظہ کرینگے
اور ظاہر کردینگے کہ حق کسطرف ہے اور باطل تحریر کسکی
پوشیدہ نرہے کہ جس بزرگون نے وقایع عمری حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم لکہا ہے ۔ مین دیکہتا ہون کہ تحریر اونکی
راہ انصاف سے بہت دور ہے ۔ خصوصًا کاتبین ذیشان
ہمی و تراکت بلمسو سایئتی طریقہ اونکی تحریر کا ایسا مکروہ
اور نامعقول ہے کہ دیکہنے والون کو حرارت اور اشتعال
طبع پیدا ہوتا ہے اور وہ بھی مرتکب ایسے جرم قبیح بے شرم
و شنام دہی کے ہو جاسکتے ہین جیسے کہ وہ ہین مطالعہ
کرد باب ۶ مشتمل بر ترقی و فتوحات محمدیہ صفحات ۲۷۴
و ۲۷۵ ۔ لایف آف محمد ۱۸۵۶ عیسوی اور قواعد مباحثہ جو ڈاکٹر
سیل نے ترجمہ قرآن صفحہ ۱۰ مین بنام خواندگان لکہا ہے اسکو

مطبع بحر الاسلام بکلوری مین محمد شیر خان کے اہتمام سے چھپا